UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2007**

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دیے گئے ہدایتوں پر عمل کریں۔

تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیے۔

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کریں۔

This document consists of **9** printed pages and **3** blank pages.

© UCLES 2007

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

PART 1: Language Usage

Vocabulary

نیچے دیے ہوئے الفاظ سے اردو میں مکمل جملے بنائیں۔

1 تین جملے اس طرح بنائیں، جن سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معنوں میں فرق واضح ہوجائے۔

۔ زخم پر نمک چھڑکنا۔ زخم پر مرہم لگانا ۔ زخم ہرا ہونا ۔ [3]

2 دو جملے اس طرح بنائیں، جن سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معنوں میں فرق واضح ہوجائے۔

۔ ناک کٹنا۔ ناک میں دم آنا ۔ [2]

Sentence Transformation

نیچے لکھے ہوئے نامکمل جملے کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے تاکہ اس سے پہلے لکھے ہوئے جملے کا مطلب نہ بدلے۔

اپنے جواب Answer Sheet پر لکھیے۔

مثال: برطانیہ میں موسم کا کوئی بھروسہ نہیں۔

موسم کا برطانیہ میں کوئی بھروسہ نہیں۔

3 کسی زمانے میں یہاں ایک بہت بڑا شہر تھا۔

ایک بہت .... [1]

4 برابر والے کمرے سے میری عینک اُٹھا لاؤ۔

میری عینک .... [1]

5 آجکل تو دور دراز کا سفر ہوائی جہاز سے ہوتا ہے۔

دور دراز کا .... [1]

6 اس پروگرام کا آغاز انٹرنیٹ پر ہوا۔

انٹرنیٹ .... [1]

7 کراچی میں سردی کا وہی عالم ہے جو مری میں گرمی کا ہے۔

گرمی کا .... [1]

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 8 سے 12 تک ہر ایک خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر **Answer Sheet** میں ترتیب سے لکھیے۔

اس حویلی کے پاس ہی ایک قلعہ نما باغ ہوا کرتا تھا ___8___ حضوری باغ کہلاتا تھا۔ اس باغ میں رانیاں اور شہزادیاں بیٹھا کرتی تھیں لیکن بعد میں اسے ختم کر کے ایک بازار ___9___ کیا گیا جس کا نام رنجیت نگر ___10___ ہوا۔ یہی بازار آجکل پرانی سبزی منڈی کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں سبزی کے علاوہ ___11___ مچھلی کی دکانیں بکثرت ہیں۔ یہ بازار آج بھی سیاحوں کے لیے خاص ___12___ رکھتا ہے۔

۔جو ۔ تدبیر ۔کم ۔ جسے ۔کشش ۔ بیشتر ۔ دیر ۔ تازہ ۔
۔زیادتی ۔ تجویز ۔ بنایا ۔تعمیر ۔ پُرکشش ۔ راجا ۔ حکومت ۔

[5]

© UCLES 2007

[Turn over

PART 2: Summary

نیچے دی گئی عبارت کو پڑھیے اور دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ لکھیں۔

پاکستان کے شمال مغربی علاقوں میں 'دیغ' مذہبی اور معاشرتی اہمیت کی حامل ہے۔'دیغ' اُس برتن کو بھی کہتے ہیں جس میں کھانا پکایا جائے اور اُس تقریب کو بھی کہتے ہیں جو بڑے پیمانے پر کھانا بنانے اور کھلانے کا سبب بنے۔

ان علاقوں میں رہنے والے لوگ مختلف وجوہات کی بنا پر 'دیغ' کا اہتمام کرتے ہیں۔بعض طلبِ حاجت کے لیے، بعض بیماری سے شفا پانے کے لیے، بعض حاجت کے برآنے اور خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے اور بعض حج سے واپسی کی خوشی میں 'دیغ' پکواتے ہیں۔ گاؤں والے اپنی حیثیت کے مطابق اس کا اہتمام کرتے ہیں۔ عموماً چار سے دس دیغیں بنوائی جاتی ہیں۔ بڑے پیمانے پر پکوانے کے لیے آس پاس کے گاؤں سے مشہور اور ماہر باورچی بلائے جاتے ہیں اور باورچیوں کا نام اور شہرت ہی دیغ کی کامیابی کے ضامن سمجھے جاتے ہیں۔ دیغیں کھلے میدان میں بنتی ہیں اس لیے عورتیں کسی تیاری یا پکانے میں کوئی حصہ نہیں لیتی ہیں۔ تیاریاں مکمل ہونے کے بعد پکوان شروع ہونے سے پہلے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ حافظِ قرآن تلاوت کے ساتھ آغاز کرتا ہے۔ اللہ کا شکر ادا کیا جاتا ہے اور دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ پکوانے والے کے عزیز و اقارب مدد کے لیے موجود ہوتے ہیں۔

گاؤں کے مرد اور بچے کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی جمع ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ عام لوگ زمین پر گروہ کی شکل میں بیٹھ کر کھانے کا انتظار کرتے ہیں جبکہ گاؤں کے اُمراء کرسیوں یا چارپائیوں پر بٹھائے جاتے ہیں۔ کھانے کی ابتدا بھی ان سے ہی ہوتی ہے، پھر زمین پر بیٹھے ہوئے مردوں اور بچوں کی باری آتی ہے۔ عموماً تین چار لوگ ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھاتے ہیں۔ عورتیں گھروں میں ہی رہتی ہیں اور ان کے لیے بچے تھیلیوں میں کھانا لے جاتے ہیں۔ بیماروں اور اپاہج لوگوں کو بھی کھانا گھر پر پہنچایا جاتا ہے۔ مسافروں اور گاؤں سے گزرنے والے لوگوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ صاحب خانہ مہمانوں کے بعد کھاتا ہے اور ایک الگ چارپائی پر بیٹھ کر باورچیوں کو ہدایات دیتا ہے۔

ان علاقوں میں چونکہ چاول زیادہ نہیں پایا جاتا اس لیے عموماً شادی بیاہ پر بنائے جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر دیہاتیوں کی عید ہوجاتی ہے۔

© UCLES 2007

اوپر دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہے، اپنے الفاظ میں لکھیے ۔
خلاصہ لکھتے وقت نیچے دیے گئے نکات شامل کیجیے۔

13 (i) دلیغ کے معنی۔

(ii) وجوہات۔

(iii) دلیغ کی کامیابی کا راز۔

(iv) حیثیت و اہتمام۔

(v) خواتین کا کردار۔

[10]

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور پھر نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

چاند بی بی دنیا کی مشہور عورتوں میں سے تھی اور اپنی بہادری کی وجہ سے جانی جاتی ہے۔ اُس کے بچپن کے بارے میں بہت کم معلومات موجود ہیں۔ ہوش سنبھالتے ہی اُس نے اپنے باپ برہان شاہ اور چچا کو حکومت پر قبضے کے لیے لڑتے ہوئے دیکھا۔ برہان شاہ نے اکبر بادشاہ سے اس سلسلے میں مدد مانگی اور اکبر نے مدد کے لیے اپنی فوج بھیجی لیکن اس دوران چچا کا انتقال ہو گیا اور تخت و تاج برہان شاہ کے ہاتھ آ گیا۔ برہان شاہ نے اقتدار حاصل ہونے پر اکبر بادشاہ کی ماتحتی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ احمد نگر کا چوتھا بادشاہ تھا اور کافی عمر رسیدہ تھا اس لیے کچھ عرصے بعد چل بسا اور اس طرح اقتدار چاند بی بی کے ہاتھ آ گیا۔

احمد نگر ہندوستان کے جنوبی علاقے میں ہے۔ اس کی بنیاد عادل شاہ نے رکھی تھی اس لیے لوگ اسے عادل شاہی سلطنت بھی کہتے تھے۔ اکبر بادشاہ اُن دنوں اپنی سلطنت بڑھانا چاہتا تھا اور دکّن فتح کرنا چاہتا تھا جو کہ احمد نگر کی سب سے بڑی سلطنت تھی۔ وہ چاند بی بی کے باپ دادا کی سلطنت پر قبضہ کر کے شاہی خاندانوں کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔ چاند بی بی کے خاندان میں صرف عورتیں اور بچے تھے لہٰذا اُس نے اکیلے ہی مغلِ اعظم کی فوج سے ٹکرّ لینے کی ٹھانی۔ اُس نے اکبر کی فوج کو بار بار شکست دی اور بڑی دلیری سے لڑی۔ وہ ایک پردہ دار خاتون تھی اور کبھی بھی محل سے باہر پردے کے بغیر نہیں نکلی۔ اُس نے لڑائی بھی برقع اوڑھے میدانِ جنگ میں تلوار سنبھال کر کی اور محل میں عیاشی کی بجائے زرہ بکتر پہن کر دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

اُس کی دلیری، ہمت، لگن اور محنت کو دیکھ کر نہ صرف مرد بلکہ عورتیں اور بچے بھی رات بھر مورچوں پر اُس کے ساتھ ڈٹے رہتے۔ اُس کا پھاٹک رات دن کھُلا رہتا تھا تاکہ فریاد لیکر کوئی آئے تو خادمہ اُسے فوراً جگا دے۔ اُسے اپنی رعایا پر پورا بھروسہ تھا۔ وہ رعایا کے لیے ہر دم مرنے کے لیے تیار تھی۔ اس بات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے احمد نگر کی فوج کے کچھ سپاہی محل کے کھُلے دروازے کے اندر گھس آئے اور اُسے قتل کر دیا۔ وہ چاند بی بی جسے اکبر کی فوج شکست نہ دے سکی اُس کی جان اپنی رعایا کے لوگوں نے ہی لے لی۔

© UCLES 2007

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

14 چاند بی بی کی شہرت کی کیا وجوہات ہیں؟ [2]

15 اکبر بادشاہ کے کیا ارادے تھے؟ [3]

16 لڑائی کے دوران رعایا نے چاند بی بی کا کیسے ساتھ دیا؟ [2]

17 رعایا کو انصاف دلانے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟ [2]

18 چاند بی بی کا پہناوا لڑائی کے دوران کیسا ہوتا تھا؟ [2]

19 لوگوں پر اندھے بھروسے کا کیا انجام ہوا؟ [2]

20 عورت ہونے کی وجہ سے چاند بی بی کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ [2]

© UCLES 2007

Passage B

درجِ ذیل عبارت کو پڑھیے پھر نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دریائے ہنزہ کے پُل پر سے صرف ایک جیپ یا گاڑی گزر سکتی ہے۔ اسے پار کر کے ہی ہنزہ جایا جا سکتا ہے۔ یہ سڑک رفتہ رفتہ بلند ہوتی چلی جاتی ہے ساتھ ساتھ پہاڑ بھی اونچے نظر آتے ہیں۔ یہاں ماضی میں کافی حادثات واقع ہو چکے ہیں۔ کئی موڑ یہاں ایسے آتے ہیں جن کو مڑنے کے لیے گاڑی کو آگے پیچھے کرنا پڑتا ہے۔ اس کے گرد حفاظتی پُشتے بھی موجود نہیں۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک سڑک سمجھی جاتی ہے۔ یہ تقریباً پچاس ہزار فٹ تک کی بلندی کا سفر طے کرتی ہے۔ اتنی بلندی سے نیچے جھانکیں تو دنیا کی بلند ترین چوٹیاں نظر آتی ہیں۔

وادی کے درمیان ندی بہتی ہے جس کا پانی نہایت صاف، ٹھنڈا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ یہ وادی پھل دار درختوں سے بھری ہے۔ مرد اور عورت یہاں مضبوط جسامت کے ہوتے ہیں۔ یہاں لوگوں کی عمریں کافی لمبی ہوتی ہیں۔ لوگ بہت محنتی ہیں اور ذہنی پریشانیاں نہیں لیتے۔ سب لوگ مل جُل کر کام کرتے ہیں۔ بیٹے کی شادی پر اُس کا گھر باپ بناتا ہے اور اُس کے ساتھ ہمسائے مل جُل کر کام کرتے ہیں۔ کوئی مر جائے تو پورا ہفتہ سوگ منایا جاتا ہے۔ مرگ والے گھر کھانا نہیں بنتا، عزیز یا ہمسائے کھانا لاتے ہیں۔ غرضیکہ ہر کام میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

بلتِت نامی گاؤں سے گزرتے ہوئے بارہ ہزار فٹ کی بلندی پر ملکہ وکٹوریہ کی یادگار ہے۔ یہ بارہ فٹ لمبی اور چوڑی ہے اور نو فٹ اونچی ہے۔ اسے پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ انگریزوں نے یہ علاقہ 1891ء میں فتح کیا تھا اور اُس وقت ملکہ وکٹوریہ حکمران تھیں۔

وادی میں گلیشئر کا پانی دیہاتوں، کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتا ہے۔ سردیوں میں یہاں خوب بارشیں ہوتی ہیں گرمیوں میں لوگ گلیشئر کے پانی پر انحصار کرتے ہیں جو کہ گرمی سے پگھلتا ہے۔ اس پانی میں بہت سی دھاتیں ہیں جن کی وجہ سے درختوں اور فصلوں کو کیڑا نہیں لگتا۔ یہاں کی فضا صاف اور آلودگی سے پاک ہے۔ بجلی اور گیس کا کوئی انتظام نہیں اس لیے لوگ شام ہوتے ہی سو جاتے ہیں اور یہی ان کی صحت کا راز ہے۔ سونے سے پہلے کھانا نہیں کھاتے، سورج ڈوبتے وقت کھاتے ہیں۔ وہ شکر کا استعمال نہیں کرتے اور شہد سے کام چلاتے ہیں۔

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

21 یہ دنیا کی سب سے خطرناک سڑک کیوں سمجھی جاتی ہے؟ [4]

22 لوگ غمی اور خوشی میں کس طرح ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں؟ [3]

23 کیسے پتہ چلتا ہے کہ انگریزوں کا اس علاقے سے تعلق رہا ہے؟ [1]

24 پانی کہاں سے مہیّا ہوتا ہے اور اُس کی کیا خصوصیات ہیں؟ [3]

25 وہاں کا رہن سہن شہر کی آسائشوں سے کس طرح مختلف ہے؟ [1]

26 یہاں کے لوگوں کی صحت کا راز کیا ہے؟ [3]

© UCLES 2007

BLANK PAGE

BLANK PAGE

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.